Rozina Yasmeen
Ph.D Scholar, Department of Urdu,
MY University, Islamabad
Dr.Javed Iqbal Gunjial
Assistant Professor,Department of Urdu,
MY University, Islamabad

روزینہ یاسمین
پی۔ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اردو، مائی یونیورسٹی، اسلام آباد
ڈاکٹر جاوید اقبال گنجیال
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، مائی یونیورسٹی، اسلام آباد

منتخب مجلّات کی ترویج میں تعلیمی و تحقیقی اداروں کا کردار: امکانات اور مسائل

The Role of Educational and Research Institutions in the Promotion of Selected Journals: Opportunities and Challenges

Abstract: The promotion of Urdu research journals is crucial for the advancement of Urdu literature and academic scholarship. Educational and research institutions serve as the primary enablers of this effort, offering platforms for scholarly expression, literary innovation, and intellectual discourse. These journals not only preserve traditional literary forms like poetry and prose but also embrace modern literary theories and global trends, ensuring the continued relevance of Urdu literature in contemporary academic dialogues. By publishing research journals, educational institutions empower emerging scholars, allowing them to explore new themes, experiment with literary styles, and share innovative ideas. This cultivates a culture of critical thinking and creativity, while also preserving and evolving Urdu's rich literary heritage to align with modern academic needs.With the rise of digital publishing, Urdu research journals now have the potential to reach a global audience. This international visibility fosters cross-cultural exchange, connects scholars worldwide, and strengthens Urdu literature's presence in global literary conversations. However, despite these opportunities, several challenges persist. Financial constraints are a major barrier, affecting the quality, consistency, and distribution of these journals. In addition, editorial censorship and political pressures often hinder academic freedom and creative expression, limiting the scope and impact of scholarly contributions. In conclusion, Urdu research journals hold immense promise for global literary engagement and academic growth. With adequate support from educational institutions and funding bodies, these journals can overcome their existing limitations and play a significant role in shaping the future of Urdu literature.

Keywords: Urdu Research Journals, Educational Institutions, Financial Constraints, Digital Publishing

اردو زبان کی تاریخ اور اس کی ادبی ترقی پر اگر ہم نظر ڈالیں تو یہ ایک طویل اور پیچیدہ سفر ہے جس میں جمود اور ارتقا کے مختلف مراحل در پیش آئے۔ اردو ادب کی یہ ارتقائی صورتیں اس کے تخلیق کاروں کی مسلسل محنت، ان کی تخلیقات اور ان ادبی اداروں کی بے مثال کوششوں کا نتیجہ ہیں، جو ہمیشہ سے ادب کی ترویج میں ایک کلیدی کردار ادا کرتے رہے ہیں۔ ادب کا فروغ ایک مسلسل عمل ہے جو مختلف سیاسی، سماجی، اور ثقافتی اثرات سے متاثر ہو کر ہمیشہ نئے رخ اختیار کرتا رہا ہے۔ ان اثرات نے نہ صرف اردو ادب کی نوعیت کو تبدیل کیا بلکہ اس کے مختلف پہلوؤں کو بھی نئے زاویوں سے متعارف کرایا۔ اردو ادب کے یہ اثرات اس وقت کے ادبی رسائل اور تحقیقی مجلات کے ذریعے زیادہ پھیل گئے، جو نہ صرف ادب کے مختلف شعبوں جیسے شاعری، نثر، افسانہ نگاری، اور تنقید کو اجاگر کرتے ہیں بلکہ تخلیق کاروں کے لیے ایک ایسا پلیٹ فارم بھی فراہم کرتے ہیں جہاں وہ اپنے خیالات اور نظریات کو وسیع پیمانے پر پیش کر سکتے ہیں۔ اردو ادب میں تخلیقی آزادی اور نئے نظریات کی جستجو کے لیے یہ رسائل اور مجلات بے حد اہم ہیں، کیونکہ ان کے ذریعے ادب کی نہ صرف تشہیر کی گئی بلکہ اس کی فنی اور فکری سطحوں کو بھی بلند کیا گیا۔ بیسویں صدی میں، اردو ادب نے عالمی ادب کے تحرکات سے بھرپور استفادہ کیا۔ جدیدیت، مابعد جدیدیت اور دیگر عالمی فنی و نظریاتی تحریکوں نے ادب کے میدان میں ایک نئی لہر پیدا کی۔ ان عالمی رجحانات کی ترویج اردو ادب میں ان ہی ادبی رسائل اور تحقیقی مجلات کے ذریعے ہوئی۔ یہ رسائل اردو ادب میں عالمی ادب کی اہمیت کو اجاگر کرتے ہوئے اردو ادب کو عالمی معیار پر پیش کرنے میں کامیاب ہوئے۔ ڈاکٹر فوزیہ ناز نے اپنے پی ایچ ڈی کے مقالے میں اس بات کا ذکر کیا ہے:

> "تمام نظریات و تحاریک، فنون، دبستان، فلسفہ و تعلیم، علوم تجارت و صنعت، پیشے و کاروبار، اہم تنظیمی ادارے، مشاغل و تفریحات کا احاطہ رسائل میں ہو رہا تھا۔"(۱)

اردو ادب میں عالمی رجحانات کی ترویج نے تخلیق کاروں کو ایک عالمی تناظر میں اپنی تخلیقات دیکھنے کا موقع دیا، اور ان رسائل نے ادب کے نئے نظریات اور اسالیب کو متعارف کرایا۔ ان رسائل کے ذریعے تخلیق کاروں کو یہ شعور حاصل ہوا کہ ادب نہ صرف ایک مقامی یا علاقائی چیز ہے بلکہ یہ عالمی سطح پر انسانی جذبات اور خیالات کی نمائندگی کرتا ہے۔ اردو ادب کے ان تحقیقی مجلات کے کردار کو اجاگر کرتے ہوئے اوج کمال نے اپنے مقالے "بیسویں صدی کے منتخب ادبی رسائل کا تقابلی مطالعہ" میں لکھا ہے:

> "اردو ادبی رسائل میں نکھار پیدا ہوا اور نت نئے خیالات نے ادبی رسائل کو حقیقی آبیاری کی۔ اصناف ادب کو مزید وسعتیں ملیں، اور ہر صنف ادب، رسائل ہی کی مرہون منت رہی۔"(۲)

لفظ مجلّہ کا مفہوم ریختہ ڈکشنری کے مطابق:

> "ایک عربی لفظ کہا گیا ہے، دراصل ایک کتابچہ، رسالہ یا جریدہ ہوتا ہے جو مخصوص مدت کے بعد شائع ہوتا ہے۔"(۳)

اردو ادب میں ان رسائل کا کردار نہ صرف ادب کی ترویج میں بلکہ مختلف سماجی، ثقافتی، اور سیاسی مسائل پر روشنی ڈالنے میں بھی رہا ہے۔ ان رسائل نے ادب کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا، اور تخلیق کاروں کو ایک نیا پلیٹ فارم فراہم کیا جہاں انھوں نے اپنے تخلیقی کام کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ یہ رسائل نہ صرف ادب کے نئے رجحانات کو اجاگر کرنے کا ذریعہ بنے بلکہ ان کی اشاعت نے اردو ادب کی تخلیقی سطح کو عالمی معیار تک پہنچایا۔ ان رسائل نے ادب کو نہ صرف زندگی بخشی بلکہ اس کی فنیّ اور فکری پہلوؤں کو بھی نئی جِلا دی۔ مجلّہ ایک ایسا مطبوعہ مواد ہوتا ہے جو ایک مخصوص مدت

کے بعد شائع ہوتا ہے، اور اس کا مقصد کسی ایک موضوع پر تفصیل سے مواد فراہم کرنا ہوتا ہے، جو عموماً کسی ادارے یا شخص کے زیر اہتمام چھپتا ہے۔ یہ اردو ادب میں رسائل یا مجلّات کا وہ طرزِ عمل ہے جس میں ادب کی مختلف اشکال، نظریات، اور اسالیب کو اجاگر کیا گیا اور ان کے ذریعے تخلیق کاروں کو اپنی تخلیقات پیش کرنے کا ایک نیا موقع ملا۔

ا۔ تعلیمی و تحقیقی اداروں کا کردار:

تعلیمی و تحقیقی اداروں کا بنیادی مقصد صرف علم فراہم کرنا نہیں ہوتا بلکہ یہ ادارے معاشرتی ترقی کے لیے نئے تصورات، تخلیقات اور علوم کی بنیاد رکھتے ہیں۔ یہ ادارے طلبہ کو علم کی نئی جہتوں سے متعارف کرواتے ہیں اور ان کے اندر تخلیقی صلاحیتوں کو اجاگر کرتے ہیں۔ تعلیمی اداروں کے ذریعے شائع ہونے والے رسائل، جرائد اور تحقیقی جریدے نہ صرف ادب کی ترویج کرتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے مختلف علمی موضوعات پر مباحث اور تحقیق کا آغاز بھی ہوتا ہے۔ ان رسائل میں شائع ہونے والی تخلیقات، مقالے اور تحقیقیں نہ صرف اداروں کی علمی ترقی کی عکاسی کرتی ہیں بلکہ یہ عالمی سطح پر اردو ادب اور تحقیق کی پہچان کو بھی مستحکم کرتی ہیں:

> "اردو رسائل نے اردو زبان و ادب کی ترویج و ترقی میں گراں قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ ادبی رسالہ میں ادب کی مختلف ادبی جہات مثلاً شاعری، ناول، افسانہ کو موضوع بنایا گیا ہے۔ زمانہ قدیم سے عہد جدید تک اردو ادبی رسائل کی اہمیت سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔"(۴)

اردو ادب کی تاریخ میں تعلیمی اداروں نے ہمیشہ ایک نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ یہ ادارے اپنے جریدوں اور رسائل کے ذریعے نہ صرف ادبی تخلیقات کو دنیا کے سامنے لاتے ہیں بلکہ ان کے ذریعے طلبہ کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرتے ہیں جہاں وہ اپنی تخلیقی صلاحیتوں اور تحقیقاتی کاموں کو پیش کر سکتے ہیں۔ ان رسائل میں شائع ہونے والی تخلیقات اور تحقیقات نہ صرف اردو ادب کی ترقی کا حصہ بنتی ہیں بلکہ ان کے ذریعے طلبہ کی علمی ترقی کا عمل بھی جاری رہتا ہے۔ تعلیمی اداروں کے جریدوں میں شامل ہونے والے مقالے، تحقیقاتی کام اور تخلیقات دراصل ان اداروں کی علمی روایت کا حصہ بن جاتی ہیں اور یہ رسائل ادارے کی پہچان میں اضافہ کرتے ہیں:

> "اردو ادبی رسائل ہمارے تنقیدی نظریات و معیاری تخلیقات اور فکر و فن کو موضوع سخن بناتے ہیں اور ادب کی ترویج و ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اردو رسائل نے ادب کے مختلف موضوعات کو اپنے دامن میں جگہ دی ہے۔"(۵)

اردو زبان و ادب کی ترویج میں تعلیمی اداروں کے رسائل کا کردار ہمیشہ اہم رہا ہے۔ علی گڑھ یونیورسٹی کے "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج میگزین" کی مثال لی جاسکتی ہے جس نے ۱۸۹۱ء میں اپنی اشاعت کا آغاز کیا۔ اس رسالے کا مقصد علی گڑھ کی تعلیمی سرگرمیوں کو دنیا کے سامنے لانا تھا۔ اس میں مولانا ظفر علی خان کے فارسی قصیدے شائع ہوئے، جو نہ صرف ادب کے حوالے سے اہم تھے بلکہ ان میں ان کی تخلیقی صلاحیتوں کا بھی بھرپور تذکرہ تھا۔ اس میگزین کے ذریعے نہ صرف علی گڑھ کی علمی سرگرمیوں کو اجاگر کیا گیا بلکہ اس کے ذریعے ایک نیا تخلیقی اور تحقیقی ماحول بھی پیدا کیا گیا۔ علی گڑھ یونیورسٹی کا یہ رسالہ اردو ادب میں ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے:

> "علی گڑھ کے 'محمدن اینگلو اورنیٹل کالج میگزین' نے ۱۸۹۱ء میں اپنی اشاعت کا آغاز کیا تھا، جس میں مولانا ظفر علی خان

کے کلام کو شائع کیا گیا تھا، جو نہ صرف علمی لحاظ سے اہم تھا بلکہ اس میں ان کی فارسی شاعری کی پختگی کا بھی بخوبی تذکرہ موجود تھا"(۶)

اس کے بعد گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کا "مہک" میگزین کی مثال بھی دی جاسکتی ہے، جس نے ۱۹۸۴ء میں گوجرانوالہ کی تاریخ، ثقافت اور شخصیات پر ایک خصوصی شمارہ شائع کیا۔ اس شمارے میں نہ صرف گوجرانوالہ کی تاریخ کو محفوظ کیا گیا بلکہ اس کے ذریعے شہر کی ثقافتی ورثہ کو بھی اجاگر کیا گیا۔ اس شمارے کا ایک اہم حصہ پروفیسر محمد اقبال جاوید کی محنت کا نتیجہ تھا، جس میں گوجرانوالہ کی تاریخ اور ثقافت کو اہمیت دی گئی تھی۔ اس شمارے کی بدولت گوجرانوالہ کی تاریخی اور ثقافتی حیثیت کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا اور یہ شمارہ نہ صرف تعلیمی ادارے کی علمی ورثہ کا حصہ بن گیا بلکہ شہر کے لیے بھی ایک اہم دستاویزی ذخیرہ بن چکا ہے:

"گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ کے 'مہک' میگزین نے ۱۹۸۴ء میں گوجرانوالہ کی تاریخ، ثقافت اور شخصیات پر ایک خصوصی شمارہ شائع کیا، جس میں مقامی تاریخ اور ثقافت کو اہمیت دی گئی تھی"(۷)

تعلیمی اداروں کا یہ کردار صرف مقامی سطح تک محدود نہیں ہے بلکہ ان رسائل اور جریدوں کے ذریعے یہ ادارے عالمی سطح پر بھی اپنی اہمیت کو اجاگر کرتے ہیں۔ ان رسائل کی اشاعت نہ صرف مقامی سطح پر ادب، تحقیق اور تخلیق کے معیار کو بلند کرتی ہے بلکہ یہ رسائل عالمی سطح پر اردو ادب اور تحقیق کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان جریدوں میں شائع ہونے والی تخلیقات، مقالات اور تحقیقیں اردو ادب کی نئی جہتوں کو اجاگر کرتی ہیں اور اردو کو عالمی سطح پر ایک منفرد شناخت فراہم کرتی ہیں:

"بیسویں صدی میں علم وادب کی ترقی کے لیے رسائل و جرائد نے اہم خدمات سرانجام دیں۔ دورِ حاضر میں جہاں اُردو رسائل کی جگہ انٹرنیٹ، فیس بک اور ٹیکنالوجی نے لے لی ہے، لیکن اس کے باوجود اس بات پر یقین کرلینا کہ رسائل و جرائد کی اہمیت آج کے عہد کے لیے ضروری نہیں تو درست نہ ہوگا۔ اس ترقی سے رسائل و جرائد مواد نئے طریقوں سے قاری تک پہنچانے کے امکانات پیدا ہوتے ہیں۔"(۸)

دورِ جدید میں اردو کے مختلف تحقیقی جریدے اور رسائل اس کردار کو مزید تقویت دے رہے ہیں۔ یہ رسائل اردو ادب اور تحقیق کے نئے رجحانات کو عالمی سطح پر متعارف کروا رہے ہیں اور ان کے ذریعے اردو ادب کو نئے زاویوں سے دیکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ ان تحقیقی جریدوں میں شامل ہونے والی تحقیق جدید تنقیدی نظریات جیسے مابعد جدیدیت، ساختیات، اور دیگر جدید رجحانات پر مرکوز ہوتی ہے:

"آج بھی نئے ادباو شعرا کی کھیپ پیدا ہو رہی ہے اور نئے نئے اسالیب اور ہیئت کے تجربات کر رہی ہے اور خوش قسمتی یہ ہے کہ اردو رسائل و جرائد ان سے ہمیں متعارف بھی کروا رہے ہیں۔"(۹)

"الحمد" ایک ایسا مجلہ ہے جس نے اردو تحقیق میں ایک نیا معیار قائم کیا ہے۔ اس میں شائع ہونے والی تحقیق اردو ادب کے کلاسیکی اور جدید رجحانات جیسے جدیدیت، مابعد جدیدیت، اور ساختیات پر مرکوز ہوتی ہے۔ یہ رسالہ نہ صرف اردو تحقیق کے لیے ایک معتبر پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے بلکہ اس میں شائع ہونے والے مقالات عالمی سطح پر تسلیم شدہ ہیں اور اردو ادب کو عالمی منظر نامے پر لے کر آتے ہیں۔ "خیابان، تحقیقی مجلہ " بھی اردو ادب

اور لسانیات میں ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔اس میں اردو ادب کے کلاسیکی و جدید رجحانات، لسانیات، تقابلی ادب اور تنقید پر گہری تحقیق کی جاتی ہے۔ خیابان کا مقصد نہ صرف اردو تحقیق کو فروغ دینا ہے بلکہ اس کے ذریعے اردو ادب کی مختلف جہتوں کو عالمی سطح پر متعارف کرانا بھی ہے۔

"دریافت "ایک اہم اوپن ایکسیس تحقیقی مجلہ ہے جس میں اردو ادب کے مختلف پہلوؤں پر تحقیق کی جاتی ہے۔اس مجلے میں اردو ادب کی نئی تنقیدی نظریات جیسے مابعد جدیدیت اور ساختیات پر شائع ہونے والی تحقیق عالمی سطح پر تسلیم کی جاتی ہے۔اس میں شائع ہونے والے مقالات کی اشاعت کے عمل میں "Double-Blind Peer Review" جیسے جدید تحقیقی طریقے شامل ہیں،جو اس کی ساکھ اور معیار کو عالمی سطح پر مستحکم کرتے ہیں۔"ذوق تحقیق "ایک اور اہم تحقیقی مجلہ ہے جو اردو ادب کے جدید اور کلاسیکی پہلوؤں پر تحقیق کی اشاعت کرتا ہے۔

ان تحقیقی جریدوں کی بدولت اردو ادب نے نئی جہتوں کو دریافت کیا ہے اور عالمی سطح پر اپنے مقام کو مستحکم کیا ہے۔یہ رسائل نہ صرف اردو ادب کی ترویج کے لیے اہم کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ ان کے ذریعے اردو تحقیق کی عالمی سطح پر پہچان بھی ہو رہی ہے۔ان رسائل کا اشاعتی عمل ایچ ای سی کے معیارات کے مطابق ہوتا ہے، جس میں"Peer Review" ، "Plagiarism Check"،اور "Double-Blind Review" جیسے جدید تحقیقی طریقے شامل ہیں، جو تحقیق کے معیار کو عالمی سطح تک پہنچانے میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔اردو ادب اور تحقیق کے یہ جدید جریدے اور رسائل نہ صرف اردو کی ترویج میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں بلکہ ان کے ذریعے اردو ادب کو عالمی سطح پر تسلیم کیا جا رہا ہے۔ان کے ذریعے طلبہ اور محققین کو ایک ایسا پلیٹ فارم فراہم کیا جا رہا ہے جس کے ذریعے وہ اپنی تخلیقات، تحقیق اور نظریات کو دنیا کے سامنے لا سکتے ہیں۔اختتاماً، تعلیمی اور تحقیقی ادارے اردو ادب کے فروغ کے لیے بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ان اداروں کے ذریعے شائع ہونے والے رسائل اور جریدے نہ صرف ادب کی ترویج کرتے ہیں بلکہ وہ تحقیق کے نئے راستوں کو بھی دریافت کرتے ہیں۔ان اداروں کا کردار اردو ادب کی ترقی میں بنیادی حیثیت رکھتا ہے اور ان کے ذریعے اردو ادب عالمی سطح پر اپنی شناخت بنا رہا ہے۔ان جریدوں کی اشاعت نہ صرف اردو ادب کی ترویج کرتی ہے بلکہ یہ تحقیق اور تخلیق کی نئی جہتیں بھی پیش کرتی ہے جو اردو ادب کو عالمی سطح پر اہمیت دلوا رہی ہیں۔

۲۔امکانات اور مسائل:

اردو ادب کی تاریخ میں مجلّاتی صحافت کا ایک خاص مقام ہے۔اس نے نہ صرف ادب کی ترویج کی ہے بلکہ مختلف فکری، ثقافتی اور سماجی موضوعات پر غور و فکر کے دروازے بھی کھولے ہیں۔مجلّاتی صحافت کا آغاز اُردو زبان میں ایک مضبوط تحریک کے طور پر ہوا، جو ابتدائی طور پر اخباروں کی صورت میں سامنے آئی۔ان اخبارات اور رسائل نے اردو ادب کو ایک نیا رخ دیا اور اس کی اہمیت کو بڑھا دیا۔اردو ادب کے کئی اہم دور مجلاتی صحافت کے ذریعے ہی عوام تک پہنچے اور ادب کا ایک نیا معیار قائم کیا گیا۔پاکستان میں قیام کے بعد سے لے کر اب تک اردو ادب کی مجلّاتی صحافت نے ہمیشہ مختلف مسائل کا سامنا کیا۔اس میں مالی استحکام، حکومتی پابندیاں، مواد کا معیار اور رسائل کی اشاعتی رفتار جیسے مسائل شامل ہیں۔ان تمام مسائل کے باوجود، اردو ادب کے رسائل نے نہ صرف عوامی سطح پر بلکہ عالمی سطح پر بھی اپنے اثرات مرتب کیے ہیں۔اردو ادب میں مجلّاتی صحافت کا ایک خاص مقام ہے، جہاں رسائل نے ادب، ثقافت، سیاست اور سماجی مسائل پر گفتگو کی۔ان رسائل نے کئی نسلوں کو متاثر کیا اور نئی ادبی تحریکوں کو جنم دیا۔ان رسائل کی اہمیت اس لیے بھی بڑھ گئی کیونکہ یہ نہ صرف ادب کی ترویج کرتے ہیں بلکہ عوامی مسائل اور فکری سوچ کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ادبی رسائل اور مجلّات نے اردو ادب کی تخلیقی ترقی میں اہم کردار ادا کیا:

"اردو رسائل نے اردو زبان وادب کی ترویج وترقی میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ادبی رسالہ میں ادب کی مختلف ادبی جہات مثلاً شاعری، ناول، افسانہ کو موضوع بنایا گیا ہے۔ زمانہ قدیم سے عہد جدید تک اردو ادبی رسائل کی اہمیت سے انحراف نہیں کیا جاسکتا۔"(۱۰)

اردو ادب کے مختلف رسائل نے نہ صرف ادب کی روایات کو برقرار رکھا بلکہ انھوں نے نئے رجحانات کو بھی جنم دیا۔ ان رسائل کے ذریعے ادبی تخلیقات کی تقسیم ہوئی اور قارئین تک ادب کی مختلف جہات کا پیغام پہنچا۔ رسائل میں شائع ہونے والے ادبی مضامین، افسانے، شاعری، اور تنقیدی مضامین اردو ادب کے معیار کو بڑھانے میں اہم ثابت ہوئے ہیں:

"پاکستان میں مختلف طرز کے مجلات نے اپنی اپنی سطح پر اپنی ذمہ داریاں نبھانے کی پوری کوشش کی، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ موضوعات میں تنوع نہ ہونے کے باعث یہ قارئین میں وہ مقبولیت حاصل نہ کر سکے، جو کہ کرنی چاہئے تھی۔"(۱۱)

اردو ادب میں رسائل کی مقبولیت میں ایک بڑی رکاوٹ مواد میں تنوع کی کمی تھی۔ کئی رسائل نے اپنے مواد کی نوعیت اور موضوعات کو محدود رکھا جس کے نتیجے میں قارئین کا دائرہ محدود ہو گیا۔ یہ رسائل زیادہ تر کلاسیکی ادب، سیاست یا معاشرتی مسائل پر ہی توجہ مرکوز رکھتے تھے، جس سے یہ عوام میں زیادہ مقبول نہ ہو سکے۔ اس کا ایک اور سبب یہ تھا کہ ان رسائل میں جدید دور کے تقاضوں کے مطابق مواد فراہم کرنے کی کوششیں محدود تھیں۔ اردو ادب میں جدید رجحانات کی پذیرائی میں بھی رسائل کا کردار اہم رہا۔ مختلف ادبی مجلات نے نئے فنی رجحانات جیسے جدید شاعری، نثر کی نئی شکلیں، اور انقلابی نظریات کو متعارف کرایا۔ یہ رسائل ادب میں ایک نیا جذبہ اور طرز تخلیق لے کر آئے، جس نے نئی نسل کے لکھاریوں کو تحریک دی:

"اشتہارات کی وافر فراہمی میں ایک رکاوٹ ماہرین کی کمی ہے۔ اشتہارات کا حصول ایک فن ہے، جو عوام وخواص سے خوش خلقی کے رویے کا متقاضی ہونے کے ساتھ ساتھ محنت و کوشش کا طلب گار ہوتا ہے۔ بیش تر مجلات کے ایڈیٹر اس شعبے کی اہمیت سے بے خبر تھے۔"(۱۲)

اردو ادب میں رسائل کی بقا کا ایک اہم مسئلہ اشتہارات کی کمی رہا۔ جس طرح کاروباری ادارے اور حکومتیں صرف مخصوص رسائل کو اشتہارات فراہم کرتی ہیں، اسی طرح کئی غیر جانبدار اور آزاد رسائل کو مالی مسائل کا سامنا رہا ہے۔ اشتہارات کے بغیر یہ رسائل اپنی اشاعت جاری رکھنے میں مشکل محسوس کرتے تھے۔ اشتہارات حاصل کرنا ایک پیچیدہ عمل ہے جس کے لیے ماہرین کی ضرورت ہوتی ہے، اور کئی ایڈیٹرز اس اہمیت سے بے خبر تھے، جس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ رسائل کو مالی بحران کا سامنا رہتا تھا:

"کاغذ کی کمی، چھاپہ خانے کی کمی اور سرمائے کی کمی جیسے مسائل اکثر اس شعبے کی ترقی کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں۔"(۱۳)

اردو ادب کے رسائل کا ایک اہم مسئلہ مالی استحکام کے ساتھ ساتھ کاغذ اور چھاپہ خانے کی کمی بھی تھی۔ یہ مسائل صحافتی اداروں کے لیے ایک سنگین رکاوٹ بنے اور ان رسائل کے معیار کو متاثر کرنے کا سبب بنے۔ ان رسائل کی ترقی کے لیے مناسب وسائل کی فراہمی ضروری تھی، جو اکثر ناکافی ثابت ہوئی:

"جو رسائل آج بھی کامیاب ہیں وہ صرف بڑے اداروں سے وابستہ ہیں، یا انہوں نے اپنے موضوعات اور مواد کو جدید تقاضوں کے مطابق ڈھال لیا ہے۔"(۱۴)

جو رسائل آج تک کامیاب رہے ہیں، وہ یا تو بڑے اداروں سے وابستہ ہیں یا پھر انھوں نے اپنے مواد اور موضوعات کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھال لیا ہے۔ ان رسائل نے ادب، ثقافت اور سیاست کے ساتھ ساتھ موجودہ دور کے مسائل جیسے ماحولیاتی بحران، ماہرین کی جانب سے کی جانے والی تحقیق، اور عالمی افکار پر بھی بات کی ہے۔ ان رسائل کی کامیابی کا راز اس میں ہے کہ انھوں نے قارئین کی جدید ضروریات اور دلچسپیوں کو سمجھا اور ان کے مطابق مواد فراہم کیا۔ جدید دور میں اردو ادب کے رسائل نے اپنے اشاعتی عمل کو نئی شکل دی ہے۔ ڈیجیٹل میڈیا نے ان رسائل کی رسائی کو مزید بڑھا دیا ہے۔ اب رسائل صرف پرنٹ کی صورت میں نہیں، بلکہ آن لائن بھی قارئین تک پہنچتے ہیں، جس سے ان کی مقبولیت میں اضافہ ہوا ہے۔ ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ان رسائل کی اشاعت کی رفتار بھی تیز ہو گئی ہے، اور اس کے ذریعے قارئین کو بروقت اور تازہ مواد فراہم کیا جاتا ہے۔ رسائل کے موضوعات میں تنوع کی ضرورت بڑھا دی ہے۔ اس وقت رسائل صرف ادب یا سیاست تک محدود نہیں رہ سکتے بلکہ انھیں معاشرتی، ماحولیاتی، تجارتی، اور دیگر موضوعات پر بھی لکھنا پڑتا ہے تاکہ وہ اپنے قارئین کی وسیع تر دلچسپی کو پورا کر سکیں۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے کہ اردو ادب کے رسائل اپنے مواد میں تنوع لائیں اور سیاست یا ادب تک محدود نہ رہیں۔ انھیں معاشرتی، ماحولیاتی، اقتصادی اور تجارتی موضوعات پر بھی لکھنا ہو گا تاکہ وہ اپنی مقبولیت اور اہمیت کو برقرار رکھ سکیں۔ اس کے علاوہ، رسائل کے مواد کا معیار بلند رکھنے کی ضرورت بھی ہے تاکہ وہ قارئین کی نظروں میں اپنی اہمیت اور مقام کو قائم رکھ سکیں۔ آخر کار، اردو ادب کی مجلّاتی صحافت کے امکانات بے شمار ہیں لیکن ان کی بقا اور ترقی کے لیے انہیں جدید تقاضوں، اشتہارات کی حکمت عملیوں، اور قارئین کی دلچسپی کے مطابق مواد فراہم کرنا ضروری ہے۔ اگر اردو ادب کے رسائل اپنے مواد اور موضوعات میں تنوع لانے میں کامیاب ہو جائیں اور جدید تقاضوں کے مطابق ڈھالے جائیں، تو ان کا مستقبل روشن ہو سکتا ہے۔ ان رسائل کا کردار نہ صرف ادب کی ترویج میں اہم ہے، بلکہ یہ معاشرتی مسائل اور عالمی رجحانات پر بھی روشنی ڈالتے ہیں جو اردو ادب کے لیے ایک نیا دور شروع کر سکتے ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ فوزیہ ناز۔ پاکستان میں اردو کی مجلّاتی صحافت ایک تاریخی و تحقیقی جائزہ۔ جامعہ کراچی: شعبہ ابلاغ عامہ، ۲۰۱۲ء۔ ص ۱۸

۲۔ اوج کمال۔ بیسویں صدی کے منتخب ادبی رسائل کا تحقیقی مطالعہ۔ کراچی: وفاق اردو یونیورسٹی، ۲۰۱۴ء۔ ص ۳۲۴

۳۔ https://www.rekhtadictionary.com/meaning-of-majalla?lang=ur

۴۔ وجیہہ بتول۔ اُردو رسائل و جرائد: اہمیت و روایت–https://adbimiras.com/urdu

۵۔ ایضاً

۶۔ ضیاء اللہ کھوکھر۔ تعلیم گاہوں کے رسائل و جرائد، یادگار لائبریری۔ گجرانوالہ، ۲۰۰۷ء۔ ص ۶۔۷

۷۔ ایضاً۔ ص ۱۱۔۱۲

۸۔ وجیہہ بتول۔ اُردو رسائل و جرائد: اہمیت و روایت–https://adbimiras.com/urdu

۹۔ ایضاً

۱۰۔ ایضاً

۱۱۔ فوزیہ ناز۔ پاکستان میں اردو کی مجلّاتی صحافت ایک تاریخی و تحقیقی جائزہ۔ ص ۳۹۸

۱۲۔ ایس ایم شاہد۔ مطالعہ صحافت۔ لاہور: پبلشرز ایمپوریم، ۱۹۹۸ء۔ ۱۹۹۹ء۔ ص ۲۲۹

۱۳۔ فوزیہ ناز۔ پاکستان میں اردو کی مجلّاتی صحافت ایک تاریخی و تحقیقی جائزہ۔ ص۔ ۳۹۰۔ ۳۹۱

۱۴۔ ایضاً۔ ص ۴۰۲